بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ … عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم ز شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۷ نبوت ۱۳۴۶ ہش ۳ شعبان ۱۳۸۷ھ ۷ نومبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۵۰

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۶ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

— مورخہ ۴ نومبر کو بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ امۃ السمیع صاحبہ ایم۔ اے بنت مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل کی تقریب نکاح و رخصتانہ میں شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز جامعہ احمدیہ کے ہال میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم صالح محمد صاحب نے کی۔ عبد الحفیظ صاحب کھوکھر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم پڑھی جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم حمید احمد صاحب بستی فلائنگ آفیسر ابن محترم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کا نکاح محترمہ امۃ السمیع صاحبہ موصوفہ سے بعوض آٹھ ہزار حق مہر پڑھا اور اجتماعی دعا کرائی۔
اگلے روز مورخہ ۵ نومبر کو بعد نماز عشاء ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے مکان پر دولہا کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

— میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
احمد حسین کاتب الفضل

مجلس انصار اللہ ضلع جھنگ کا اجتماع

دونوں اجلاس بعد نماز جمعہ ہوں گے

اخبار الفضل مورخہ ۳ نومبر میں اعلان کیا گیا تھا کہ دس نومبر کو بروز جمعہ مجلس انصار اللہ ضلع جھنگ کا اجتماع جھنگ صدر میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ دونوں اجلاس نماز جمعہ کے بعد ہوں گے۔ ایک اجلاس بعد نماز جمعہ اور دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب منعقد ہوگا۔ نماز جمعہ سے قبل کوئی اجلاس نہ ہوگا۔ احباب نوٹ فرمائیں۔
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور کامیاب زندگی کی تصویر

آپ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ دکھا کر ہی دنیا سے رخصت ہوئے

(۱) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دنیا میں بھیجا تھا اس وقت کل تری خشکی فساد سے بھر چکی تھی۔ آپ نے آکر بہت سے بگڑے ہوؤں کو بنا دیا۔ یہ بات سرسری نگاہ سے دیکھے جانے کے قابل نہیں ہے بلکہ اس میں بڑے بڑے حقائق ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و بزرگی کا پتہ لگتا ہے۔ کیونکہ بجز اعلیٰ درجہ کے مقدس راستباز کے کوئی دوسرے کو درست نہیں کر سکتا جس کی اپنی قوت قدسی کمال کے درجہ پر نہ پہنچی ہو اور ایسی قوت اس میں پیدا نہ ہو چکی ہو جو دوسری ناپاکیوں کے اثر کو زائل کر دے وہ دوسروں کو درست نہیں کر سکتا۔ یوں تو ہر ایک نبی نے اپنے اپنے وقت میں اپنی قوم کی اصلاح کی اور اس کو درست کیا۔ مگر جس شان اور مرتبہ کی اصلاح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اس کو کسی اور کی اصلاح نہیں پہنچ سکتی بلکہ اس کے مد مقابل دوسری اصلاحیں ہیچ نظر آتی ہیں۔" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۲) "ہمارے پیغمبر خدا صلعم کی قوت قدسی اس درجہ پر پہنچی ہے کہ اگر تمام انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کسی نے آپ کے مقابلہ میں کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت کو اگر دیکھا جاوے تو وہ ہمہ تن خدا ہی کیلئے نظر آتے ہیں اور اپنی عملی زندگی میں کوئی نظیر نہیں رکھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور کامیاب زندگی کی تصویر یہ ہے کہ آپ ایک کام کے لئے آئے اور اسے پورا کر کے اس وقت دنیا سے رخصت ہوئے جس طرح بندوبست والے پورے کاغذات پانچ برس میں مرتب کر کے آخری رپورٹ کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اس دن سے کہ جب قُمْ فَاَنْذِرْ کی آواز آئی پھر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے دن تک نظر کریں تو آپ کی بے نظیر کامیابی کا پتہ چلتا ہے۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۷ء

قبولیتِ دعا اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا کرتی ہے

ہم نے گذشتہ اداریوں میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر قبولیت دعا کے ذریعہ بھی حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ جو شخص سچے دل سے احمدیت قبول کرتا ہے۔ (اور جماعت احمدیہ کے اکثر افراد ایسے ہی ہیں) وہ اکثر قبولیت دعا سے ہی متاثر ہو کر کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر ان شرائط کو مدنظر رکھ کر جو قبولیتِ دعا کے لئے ضروری ہیں دعا کی جائے تو کسی نہ کسی رنگ میں دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ بے شک قبولیتِ دعا کا مسئلہ بہت نازک ہے۔ مگر جو لوگ صحیح مذاق رکھتے ہیں۔ یعنی متقی ہیں اللہ تعالیٰ خود ان کی راہ نمائی فرماتا ہے۔ اور قبولیتِ دعا کے لئے جو باتیں مؤثر ہیں انہیں سمجھا دیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ اس دنیا میں جو دارالاسباب ہے ہر ایک معلول کے لئے ایک علت ہے۔ اور ہر ایک حرکت کے لئے ایک محرک ہے۔ اور ہر ایک علم حاصل کرنے کے لئے ایک راہ ہے۔ جس کو صراطِ مستقیم کہتے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو بغیر پابندی ان قواعد کے مل سکے جو قدرت نے ابتداء سے اس کے لئے مقرر کر رکھے ہیں۔ قانونِ قدرت بتلا رہا ہے کہ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک صراطِ مستقیم ہے۔ اور اس کا حصول اسی پر قدرتاً موقوف ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھے ہوں۔ اور آفتاب کی روشنی کی ضرورت ہو تو ہمارے لئے یہ صراطِ مستقیم ہے۔ کہ اس کھڑکی کو کھول دیں جو آفتاب کی طرف ہے۔ تب ایک دفعہ آفتاب کی روشنی اندر آ کر ہمیں منور کر دے گی۔ سو ظاہر ہے کہ اسی طرح خدا کے سچے اور واقعی فیوض پانے کے لئے بھی کوئی کھڑکی ہوگی۔ اور پاک روحانیت کے حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص طریق ہوگا اور وہ یہ ہے کہ روحانی امور کے لئے صراطِ مستقیم کی تلاش کریں۔ جیسا کہ ہم اپنی زندگی کے تمام امور میں اپنی کامیابیوں کے لئے صراطِ مستقیم کی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ مگر کیا وہ یہ طریق ہے کہ ہم صرف اپنی ہی عقل کے زور سے اور اپنی ہی خود تراشیدہ باتوں سے خدا کے وصال کو ڈھونڈیں۔ کیا محض ہماری ہی اپنی منطق اور فلسفہ سے اس کے وہ دروازے ہم پر کھلتے ہیں۔ جن کا کھلنا اس کے قوی ہاتھ پر موقوف ہے یقیناً سمجھو کہ یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ ہم اس حی وقیوم کو محض اپنی ہی تدبیروں سے ہرگز نہیں پا سکتے۔ بلکہ اس راہ میں صراطِ مستقیم صرف یہ ہے کہ پہلے ہم اپنی زندگی معہ اپنی تمام قوتوں کے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے پھر خدا کے وصال کے لئے دعا میں لگے رہیں۔ تا خدا کو خدا ہی کے ذریعہ پاویں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں جابجا اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے کہ باری تعالیٰ کے وجود پر "قبولیت دعا" ایک تجرباتی اور مشاہداتی دلیل قائم کرتی ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ ایام الصلح میں فرماتے ہیں:۔

"نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بے ہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے۔ جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے۔ اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا ہے۔ اور تمام شکوک اور شبہات دور کر دیتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۰)

"یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے۔ کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ (۲) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد ملنے پر ایمان قوی ہو۔ (۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو۔ تو علم اور حکمت زیادت پکڑے (۴) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رویا کے ساتھ وعدہ دیا جائے۔ اور اسی طرح ظہور میں آوے۔ تو معرفت الٰہی ترقی کرے۔ اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو۔ جو نجات کا ثمرہ ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۲، ۱۳)

ان اقتباسات سے حضور اقدس علیہ السلام نے یہی بات واضح فرمائی ہے۔ کہ باری تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا کرنے کے لئے دعا اور اس کی قبولیت نہ صرف مؤثر ذریعہ ہیں بلکہ واحد ذریعہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھ کر جو وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دکھاتا ہے حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ مگر جب دعا کے ذریعہ کوئی انسان خود یہ تجربہ کرتا ہے تو ایمان کو اور بھی تقویت پہنچتی ہے۔ اور جہاں تک انسان کی اپنی ذات کا تعلق ہے۔ قبولیت دعا حق الیقین پیدا کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے تقریباً ہر فرد کو قبولیت دعا کے ذاتی تجربات حاصل ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ علی وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر قربانیاں کر جاتے ہیں۔ یہی وہ اعجاز ہے جس نے جماعت کو انفرادی اور جماعتی طور پر فعال بنایا ہے اور باوجود غریب اور چھوٹی جماعت ہونے کے اشاعتِ اسلام کے لئے وہ کام کر رہی ہے۔ جو بڑی بڑی جماعتیں اور بادشاہ بھی نہیں کر سکے۔

قبولیت دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر حق الیقین کا ایک معجزہ ہے جس کی شہادت تمام دنیا میں جماعت کے ذریعہ قائم شدہ اسلامی مشن دیتے ہیں۔ اور پھر اکثر غیر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم پیش کرتے ہیں۔ الغرض وہ تمام کام جو آج جماعت احمدیہ تبلیغ و اشاعت دین کے لئے کر رہی ہے۔ وہ اسی وجہ سے ہیں، کہ ایک سچے احمدی کو باری تعالیٰ کے وجود پر وہ یقین محکم ہوتا ہے۔ جو تمام انسانی اعمال کا سرچشمہ ہے۔ اور جس سے اس دنیا کے مادی روحانی کام سرانجام پا رہے ہیں۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے۔ اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو صرف آپ کے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مسجد نصرت جہاں کی بے پناہ مقبولیت احمدی خواتین کو انکی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتی ہے

جامعہ نصرت ربوہ کی استقبالیہ تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریر

۱۲ اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جامعہ نصرت ربوہ کی طرف سے جو استقبالیہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر حضور نے ایک اہم تقریر فرمائی تھی اس کا ملخص اپنے الفاظ میں قارئین کے استفادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پرنسپل و اساتذہ اور طالبات کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ سپاسنامہ کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

سب سے قبل میں پیش کردہ سپاسناموں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کوپن ہیگن کی مسجد نصرت جہاں کو جو عظیم الشان مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ احمدی مستورات اور بچیوں پر ایک عظیم ذمہ داری بھی عائد کرتی ہے۔ آج تک ملنے والی اطلاعات کے مطابق مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کا نظارہ مختلف ممالک میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ کروڑوں لوگوں نے دیکھا ہے۔ مملکت سعودی عرب میں بھی جہاں ہمارا قبلہ و کعبہ ہے اور جس میں ہمارے آقا و سیدنا رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے یہ تصویریں دو مرتبہ ٹیلیویژن پر دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ مسجد نصرت جہاں کی افتتاحی تقریب کے یہ مناظر ڈنمارک۔ سکنڈے نیویا۔ جرمنی۔ سعودی عرب۔ مصر۔ نائیجیریا۔ گھانا اور سیرالیون میں دکھائے جا چکے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس وقت تک امریکہ میں بھی یہ مناظر دکھائے جا چکے ہوں کیونکہ انہوں نے بھی اس کا مطالبہ کیا ہے۔

جہاں تک کوپن ہیگن کی مسجد اور اسکے افتتاح کی شہرت اور تصاویر دکھائے جانے کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے محض اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ دنیا کے اکثر ممالک میں اس کی شہرت پہنچ چکی ہے۔ اس میں میرا یا آپ کا کوئی دخل نہیں یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے لیکن اس کے مقابل جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں وہ بہت اہم ہیں۔ کوپن ہیگن کی ایک صحافی خاتون کو جب میں نے یہ بتایا کہ ہم دلوں کو فتح کرکے اسلام کو غالب کریں گے تو اس نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ "ہمارے دل لے کر آپ کیا کریں گے"؟ تو میں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کے دل جیت کر اپنے پیدا کرنیوالے کے قدموں میں جا رکھیں گے"۔ میرے اس فقرہ نے اسے بے حد متاثر کیا۔ میرا یہ جواب آپ کی اور میری ایک اہم ذمہ داری کا اعلان بھی ہے۔ ہمیں یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ہمارے دل ہمارے محبوب مولا کے قدموں میں پڑے ہیں یا دنیا کی لذت کے لئے بے چین ہیں۔ اگر ہم دنیا کو دین پر مقدم کرنے والے ہوں گے تو وہ لوگ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ "آپ ہمارے دلوں کو کیسے خدا تعالےٰ کے قدموں میں رکھیں گے جبکہ اپنے دلوں پر آپ کو قدرت حاصل نہیں ہے اور وہ آپ کے قابو میں نہیں ہیں"۔

اگر ہم نے اپنی عظیم ذمہ داری کو سمجھ لیا تو انشاء اللہ ان فضلوں کے وارث ہوں گے جن کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے مسیح پاک علیہ السلام سے کر رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کے مردوں اور عورتوں کو بڑی بشارتیں دی ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارا یہ ایمان بھی ہے کہ موت کے ساتھ ہماری زندگی کا خاتمہ نہیں ہوتا بلکہ موت سے ایک نئی زندگی کی ابتداء ہوتی ہے۔ اگر کوئی اخروی زندگی میں نعمتوں کا خواہشمند ہے تو اسے اس دنیا میں بھی خدا کی رضا کی جنت حاصل کرنے کی سعی کرنی ہوگی۔ اور یہ ہم سب کا ذاتی فرض ہے کیونکہ کوئی دوسرا ہمیں پکڑ کر اس جنت میں داخل کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی تمثیلی رنگ میں فرمایا تھا اگر میرے ساتھ چلنا ہے تو اپنی صلیب خود اٹھاؤ۔ دنیائے عیسائیت نے اس تمثیل کو سمجھا نہیں اور غلط عقیدہ پر قائم ہو گئے لیکن ہمارا عقیدہ تو یہ ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بعثت کی غرض یہ ہے کہ دلائل کے ساتھ اس صلیب کو توڑ دوں جس نے حضرت مسیح ناصریؑ کی ہڈیوں کو توڑا اور جسم کو زخمی کیا تھا۔ سو واضح ہو کہ اگر ہم نے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنی ہے اور شیطانی ظلمتوں سے نجات حاصل کرنی ہے تو ہمیں ایسا مجاہدہ کرنا ہے جو ہمیں نور کی فضا میں لے جائے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کی جنت میں پہنچا دے۔

اگر آپ اپنے دلوں کو اپنے محبوب حقیقی کے قدموں میں رکھ دیں تو ان دلوں کو وہی سکون و قرار ملے گا۔ جب ایک دل کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے تو اسے کہیں بھی قرار نہیں ملتا۔ مسلمان کی تمام زندگی ہی ایک مجاہدہ ہے کبھی تو کان سے مجاہدہ کرتا ہے اور کبھی آنکھ سے اور کبھی دوسرے اعضاء و جوارح سے مجاہدہ کرتا ہے۔ بچے کی پیدائش پر ان کے کان میں اذان دینے میں ایک حکمت یہ ہے کہ اسے یہ سبق دیا جائے کہ مجاہدہ کی زندگی شروع ہو چکی ہے۔ چند لمحوں کا وہ بچہ اذان کی آواز کو محفوظ کر لیتا ہے اور ایک مسلمان جس کی زندگی کی ابتداء مجاہدہ کے پیغام سے شروع ہوتی ہے تمام زندگی جد و جہد کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جس روز وہ اس دنیا کو چھوڑتا ہے تو فرشتے اسے کامیابی کی بشارت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آؤ اللہ تعالےٰ کی رضاء کی جنت میں داخل ہو جاؤ جس کے دروازے تمہاری مساعیٔ جمیلہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کھولے ہیں۔

احمدی مستورات نے کوپن ہیگن کی مسجد کے علاوہ بھی اپنے چندوں سے یورپ میں دیگر مساجد بنوائی ہیں لیکن جو نظارہ مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے وقت دیکھنے میں آیا اس کا الفاظ میں بیان کرنا محال ہے یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہاں سبھی لوگ مسحور ہوگئے ہیں۔

چنانچہ ڈنمارک کے چرچ بلیٹن نے ایک نوٹ لکھا کہ "ڈنمارک کے لوگوں کے عقائد اسلام سے اس طرح ملتے ہیں جس طرح پانی کے دو قطرے"۔ اس بلیٹن کے اس نوٹ کے اندازِ تحریر سے عیاں ہوتا ہے کہ عیسائی دنیا میں اس بات سے بہت گھبراہٹ پیدا ہوگئی ہے کہ ایسے لوگ جو بظاہر تو عیسائی ہیں مگر عقیدۃً مسلمان ہیں۔ اب عملاً اسلام میں داخل نہ ہو جائیں اور عیسائیت کو شکست نہ ہو۔ جو کچھ میں نے وہاں محسوس کیا اسی کی بناء پر میں نے آپ لوگوں کو مبارک باد دی تھی کہ احمدی مستورات کی کوشش نے مقبولیت کا شرف حاصل کر لیا ہے۔

اس کے بعد آپ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ یاد رہے کہ محض کوشش بھی بیکار ہے جب تک دل کے تقویٰ کی حالت قابلِ قبول نہ ہو۔ اگر دل کے کسی گوشہ میں اپنی ذہانت، خوبصورتی، خاندانی وجاہت یا دولت و ثروت کے غرور کا شائبہ ہو تو خدا تعالےٰ اس دل کو چھوڑ دیتا ہے لیکن اپنے دل کو خدا تعالےٰ کے لئے مخصوص کر دینے والے کے دل میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

کوپن ہیگن کی مقبولیت جو اہم ذمہ داریاں آپ پر ڈالتی ہے میں اس کی طرف خاص طور پر آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اگر آپ اپنی ذمہ داری کو اس لئے اہم نہ سمجھیں کہ ابھی آپ تعلیمی دَور میں سے گزر رہی ہیں تو یہ محض غلط فہمی ہے کیونکہ اسلام تو ایک دن کے بچے کو مجاہدہ کا درس دیتا ہے۔ سویڈن کی ایک طالبہ کی مثال آپ کے لئے قابلِ رشک ہوگی۔ میرے ڈنمارک کے قیام کے دوران ایک خاتون طالب علم سویڈن سے ڈنمارک اسلام کے متعلق گفتگو کرنے آئی۔ اس نے ہمارے مبلغ سے تبادلۂ خیالات کیا اور مجھ سے بھی ملنے کی اجازت طلب کی میں نے اسے گفتگو کا موقع دیا تو اس لڑکی نے سوال کیا کہ "اسلام اور احمدیت ایک ہی ہے یا ان میں کوئی فرق ہے"؟ میں نے جواب دیا کہ "میرے نزدیک تو یہ دونوں ایک ہی ہیں"۔ یہ سنکر اس نے کہا کہ "پھر میری بیعت اسی وقت لے لیں۔"

ایک طالبہ کا دین کے معاملہ میں یہ ذوق و شوق خدائی تصرف تھا اور فرشتے نے اسے کہا کہ "اٹھ اور ڈنمارک میں جاکر اسلام قبول کر"۔ اس واقعہ میں آپ طالبات کے لئے بھی ایک سبق ہے۔ لہٰذا آپ سب

اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ مسلمان بچیاں خواہ وہ کالج میں ہوں یا اسکول میں ایک چیز مشترکہ طور پر ان کے مدِنظر رہنی چاہیئے کہ ہم نے ایک مسلمان خاتون کی زندگی گزارنی ہے۔ اگر دنیا دھتکار بھی دے تو آپ کو اس بات پر خوش ہونا چاہیئے کہ خدا نے آپ کو قبول کر لیا ہے۔ لہٰذا آپ ایک احمدی بچی کی زندگی گزاریں۔ اس کے بغیر ہم ان عظیم الشان بشارتوں کے وارث نہیں ہو سکتے جو ہمارے تصور سے بھی بالا ہیں اور جن کا وعدہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ذریعہ سے کیا گیا۔

اساتذہ جامعہ نصرت کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسی مقصد کو اپنے سامنے رکھیں کہ وہ بچیوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں گی اور دین کی سچی روح ان میں پھونک دیں گی تا وہ اسلام اور احمدیت کی فدائی بن سکیں اَللّٰھُمَّ آمین۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

فہرست مجاہدین جنہوں نے دورہ مشرقی پاکستان کے دوران وعدے بڑھائے یا نئے وعدے پیش کئے

نمبر شمار	اسماء مجاہدین		سابقہ وعدہ	اضافہ	کل رقم موعودہ
۱	مکرم محمود احمد صاحب حیدرآبادی	چٹاگانگ	۱۷۰—۰۰	۱۰۰۰—۰۰	۱۱۷۰—۰۰
۲	″ غلام احمد خان صاحب	″	۲۱۵—۰۰	۷۸۵—۰۰	۱۰۰۰—۰۰
۳	″ شیخ محمود الحسن صاحب	ڈھاکہ	۹۶۷—۰۰	۱۰۰—۰۰	۱۰۶۷—۰۰
۴	″ چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں	″	۸۷۵—۰۰	۱۲۵—۰۰	۱۰۰۰—۰۰
۵	″ الحاج محمد سلیمان صاحب	″	۱۰۰۰—۰۰	۵۰۰—۰۰	۱۵۰۰—۰۰
۶	″ آر۔ ڈی احمد صاحب بیرسٹر	″	۳۵۰—۰۰	۶۵۰—۰۰	۱۰۰۰—۰۰
۷	″ خواجہ عبدالکریم صاحب	″	۴۰۰—۰۰	۶۰۰—۰۰	۱۰۰۰—۰۰
۸	″ سید سہیل احمد صاحب سی۔ایس۔پی	″	۳۷۶—۰۰	۶۲۴—۰۰	۱۰۰۰—۰۰
۹	″ سیٹھ عبدالحمید صاحب	″	۱۵۵—۰۰	۸۴۵—۰۰	۱۰۰۰—۰۰
۱۰	″ محمد اسحٰق صاحب	″	۳۰۵—۰۰	۶۹۵—۰۰	۱۰۰۰—۰۰
۱۱	″ میجر اے رحمٰن صاحب	جیسور	×	۲۰۰—۰۰	۲۰۰—۰۰
۱۲	″ میجر ملک سعید احمد صاحب	″	×	۲۰۰—۰۰	۲۰۰—۰۰
۱۳	″ متفرق احباب	″	×	۳۵—۰۰	۳۵—۰۰
۱۴	″ اے ٹی۔ ایم عابد صاحب	چاندپور	×	۱۰۰—۰۰	۱۰۰—۰۰
۱۵	″ مولوی عبداللطیف صاحب کشتیہ		×	۳۰—۰۰	۳۰—۰۰
۱۶	″ چوہدری افتخار احمد صاحب	ڈھاکہ	۵۱—۰۰	۱۰۲—۰۰	۱۵۳—۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

رعائتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصول ڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی — ایک روپیہ پچاس پیسے — دس کاپیوں کے لئے محصول ڈاک معاف

۲۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) اینٹیک آرٹ پیپر ۱—۲۵

۳۔ ″ ″ ″ ″ ″) سفید ولائتی کاغذ ۰—۸۸

۴۔ الحجۃ البالغہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ (وفاتِ مسیحؑ) ۰—۶۳

۵۔ چار تقریریں ″ ″ ″ متعلقہ غیرت حضرت مسیح موعودؑ ۲—۰۰

۶۔ تبلیغ ہدایت ″ ″ ″ ۲—۲۵

۷۔ غلبہ حق (بجواب غیر مبایعین) ۲—۲۵

ضروری اعلان

عہدیداران انصاراللہ کا نیا انتخاب

جنوری ۱۹۶۸ء تا دسمبر ۱۹۷۰ء

قواعد کے مطابق انصاراللہ کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔

یکم جنوری ۱۹۶۸ء سے انشاء اللہ نئے عہدیدار کام سنبھال لیں گے۔ انتخاب کے لئے قواعد حسبِ ذیل ہیں امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ ۱۵ر دسمبر تک جملہ انصاراللہ کا ایک خصوصی اجلاس بلا کر آئندہ تین سال کے لئے زعیم / زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا دیں اور جتنے نام پیش ہوں ان کو حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت صدر محترم کی خدمت میں اپنی سفارش کے ساتھ بھجوا دیں۔

یہ امر مدِنظر رہے کہ انتخاب صرف زعیم اعلیٰ یا زعیم انصاراللہ کا ہوگا۔ مجلس عاملہ کے ارکان کو زعیم اعلیٰ / زعیم خود نامزد کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کریں گے۔

۱۔ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا اور اعلانیہ۔

۲۔ انتخاب امیر مقامی یا پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندہ کی نگرانی میں ہوگا جس میں مقام / حلقہ کے اراکین شریک ہوں گے۔ کورم ½ ہوگا۔ اگر ایک بار اجلاس بلانے پر یہ کورم پورا نہ ہو تو دوسری دفعہ کورم ⅓ ہوگا۔

۳۔ انتخاب کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پراپیگنڈا کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۔ کوئی عہدیدار ایک ہی عہدہ کے لئے متواتر تین بار سے زیادہ منتخب یا نامزد نہ ہو سکے گا سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیں۔

۵۔ ہر اس رکن کے لئے جس کا نام انتخاب کے لئے پیش ہو مندرجہ ذیل امور لازم ہوں گے:۔

(i) وہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

(ii) وہ سلسلہ اور مجلس کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

(iii) وہ راستباز اور دیانتدار ہو اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

امید ہے امراء کرام و صدر صاحبان مذکورہ قواعد کی روشنی میں جلد از جلد انتخاب کروا کر مرکز میں منظوری کے لئے بھجوا دیں گے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میں آجکل بعض سخت پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں سے نجات بخشے۔

(مبارک احمد خادم لنگر خانہ۔ ربوہ)

۸۔ مقام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم ۱—۵۰

۹۔ حافظ ٹمیرپوری کے وساوس کا ازالہ ۰—۵۰

۱۰۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ ″ ۱—۵۰

۱۱۔ بشاراتِ ربانیہ ۰—۱۲

۱۲۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء ۱—۵۰

۱۳۔ ″ ″ ″ ″ ۱۹۶۲ء ۲—۰۰

۱۴۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہلِ پیغام اور جماعتِ احمدیہ کا مؤقف ۰—۵۰

۱۵۔ شان مسیح موعودؑ (بجواب غیر مبایعین) ۰—۵۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اسلام میں صبر کی فضیلت

از مکرم محمد انیس الرحمان صاحب صادق صاحب ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک قرآن مجید میں صبر کے بارے میں فرماتا ہے کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (سورۃ بقرہ رکوع ۱۹)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ صبر کے لغوی معنے روکنے کے ہیں یعنی اپنے نفس کو اضطراب اور گھبراہٹ سے روکنا اور کسی چیز پر استقامت اور ثابت قدمی سے قائم رہنا۔ صبر کا ایک دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ مصیبتوں اور مشقتوں میں اضطراب اور بے قراری نہ ہو بلکہ ان کو خدائی حکمت و مصلحت سمجھ کر برداشت کیا جائے اور خدا تعالیٰ کے حضور اور بھی جھکا جائے کہ اس سے اسکی رحمت کے دروازے کھلتے اور مشکلات کا ازالہ ہوتا ہے۔

صبر کے معنوں میں استقلال کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ نیز مصائب کو بغیر شکایت برداشت کرنا صبر کہلاتا ہے۔ اس مفہوم کو قرآن کریم کی ایک اور جگہ پر واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (سورۃ بقرہ رکوع ۱۹)

یعنی ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے بھی ضرور آزمائیں گے۔ اور (اے رسول) ان میں سے صبر کرنے والوں کو (خدا کی رضا کی) خوشخبری سنا دے۔ ان کی صفت یہ ہے کہ جب کبھی کوئی مصیبت ان پر آئے تو وہ گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور اسکی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں صابر کی تعریف بتائی کہ صحیح معنوں میں صابر وہ ہے جو تمام مشکلات کو پورے ضبط کے ساتھ برداشت کر لیتا ہے وہ یقین رکھتا ہے کہ مال و جان وغیرہ جو سب کچھ میرے پاس ہے خدا تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے اسلئے اگر خدا تعالیٰ اس سے کچھ واپس لے لے تو وہ شکایت کی بجائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہتا ہے اور اس طرح اقرار کرتا ہے کہ نہ صرف یہ چیز خدا تعالیٰ نے واپس لی ہے اس کی تھی بلکہ ہم خود بھی اسی کے ہیں اور جلد یا بدیر اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

صبر حصول رضائے الٰہی کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے۔ اس سے انسان درجات کی بلندی خدا تعالیٰ کا قرب اور محبت حاصل کر سکتا ہے۔ صابرین کو خدا تعالیٰ بے حساب ثواب عطا فرمائے گا۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (زمر ع ۲)

صبر ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے کامل مومن اور غیر مومن کا فرق اور امتیاز بھی عیاں ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰھِدِیْنَ مِنْکُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ (سورۃ محمد ع ۴)

یعنی ہم تمہاری آزمائش کریں گے تا کہ ہم حقیقی مجاہد اور کامل صابر کو دوسروں سے ممتاز کر دکھائیں۔

صبر کی تعلیم پر صرف عمل کرنا کافی نہیں ہے بلکہ دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا بھی کامل فلاح حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (آل عمران ع ۲۰)

یعنی اے مومنو تم خود بھی صبر کرو اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرو اور اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ

صبر کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ مومن کے لئے میرے پاس سوائے جنت کے اور کوئی بدلہ نہیں جبکہ میں اسکی دنیاوی محبوب چیزوں میں سے کسی کو قبض کر لوں اور وہ اس پر میری رضا اور بہترین اجر کی خاطر صبر کرے کیونکہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبر کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صبر دے دیتا ہے۔

ایک حدیث میں ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو کہ قبر پر بیٹھکر رو رہی تھی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کر اور صبر کر اور اس طرح واویلا نہ کر۔ اپنی گھبراہٹ میں اس عورت نے آپ کو نہ پہچانا اور بولی کہ آپ اپنا کام کیجئے آپ کو مجھ جیسی مصیبت تھوڑی ہی لاحق ہوئی ہے۔ بعد میں اس عورت سے کہا گیا کہ یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تو وہ عورت حضور کے مکان پر حاضر ہوئی۔ عرض کیا کہ حضور میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا اب میں آپ کی ہدایت کے مطابق صبر کرتی ہوں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر تو صدمہ کی ابتداء میں ہی ہوا کرتا ہے (یعنی بعد میں تو ناچار صبر آ ہی جاتا ہے)

اس روایت سے ثابت ہوا کہ حقیقی صابر وہی ہے جو آزمائش اور امتحان کے وقت ابتداء ہی سے صبر اختیار کرے یاد رکھنا چاہیئے کہ مومن کا چھوٹی سے چھوٹی تکلیف یا بڑی سے بڑی مصیبت کا خدا کی رضا کی خاطر برداشت کرنا اور اسی کی طرف جھکنا اس کے لئے اسکی خطاؤں کو معاف کرانے کا موجب ہوتا ہے چنانچہ حدیث یوں ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ۔

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو جو کچھ تکان، مرض اور حزن و ملال اور تکلیف و غم لاحق نہیں ہوتا ہے یہاں تک کہ کسی کے کانٹا چبھ جائے سے بھی جو اسکو تکلیف ہوتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں میں سے معافی عطا کر دیتا ہے۔

الغرض صبر کی فضیلت اور اس کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ صبر کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی خاطر صبر اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحیح رنگ میں صبر کی توفیق دے دیتا ہے۔

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ مولانا مولوی عبد المالک خان صاحب انچارج سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے لجنہ اماء اللہ مقامی کی ایک حلقہ سعید منزل کے اول آنے پر شکرانہ کے طور پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ ادا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تعمیر ہال خدام الاحمدیہ کے وعدے جلد پورے کئے جائیں

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بہت سے احباب جماعت نے اخلاص کے ساتھ ایوان محمود کی تعمیر کے لئے -/۱۳۱۴ روپے یا زائد رقوم کے گرانقدر وعدے ارسال فرمائے تھے خدا کے فضل سے بہت سے دوست اپنی رقوم ادا کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی وعدوں کی ایک معقول رقم کچھ احباب کی طرف سے قابل وصول ہے۔ جسکی مقدار -/۱۰،۰۰۰ روپے کے قریب ہے۔ یہ رقم تا حال وصول نہ ہونے کے سبب مجلس تعمیر ہال کے سلسلہ میں -/۰۰۰،۶ روپیہ کی مقروض ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں تعمیر کا کام آخری مراحل میں سے گذر رہا ہے اور رقم نہ بھجوانے کی وجہ سے رفتار تعمیر بھی کم ہو چکی ہے۔ اسلئے اس موقعہ پر وعدہ کنندگان کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چاہتے ہیں۔ یہ ہال جلد از جلد مکمل ہو۔ اسلئے حضور اس کام میں مجلس کو اپنی ذاتی دلچسپی سے نواز رہے ہیں۔ اور اب تک جو احباب ادائیگی نہیں فرما سکے ان کے اسماء کی فہرست بھی حضور ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ان امور کے پیش نظر جملہ بقایا داران سے مؤدبانہ مگر پُرزور اپیل ہے کہ جلد از جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رشتہ و ناطہ کے متعلق اسلامی ہدایات

قرآن کریم نے سورۂ نساء میں نکاح اور شادی کرنے کا حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ کہ نکاح کرنا میری سنت ہے جو اس سے اعراض کرے مجھ سے اسکا کوئی تعلق نہیں۔ پس خدا اور رسول دونو نکاح اور شادی کی تاکید فرماتے ہیں۔ دراصل انسان شادی کرکے بہت سے گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ سورۂ نور میں بیوگان کے لئے بھی شادی کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ۔ کہ بیوگان کی شادی کرو۔

درحقیقت اسلام چاہتا ہے۔ کہ معاشرہ میں نیکی اور پاکیزگی پیدا ہو۔ اسلئے وہ ایسے احکام اور ہدایات جاری کرتا ہے کہ جو نیکی اور پاکیزگی میں ممد ہوں۔ نکاح اور شادی بھی انہی امور سے ہے اور نکاح اور شادی کو آنحضرت نے نصف دین قرار دیا ہے۔ پس مومن مردوں اور مومن عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی ہدایات کی پابندی کریں۔

بعض لوگ شادی کے معاملہ کو تاخیر میں ڈالتے ہیں۔ جو درست طریق نہیں آنحضرت فرماتے ہیں کہ جب اولاد بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرنی چاہیئے۔ اگر اولاد بلوغت کو پہنچ جائے اور اس کی شادی نہ کی جائے۔ ایسی حالت میں اگر گناہ کا ارتکاب ہو۔ تو والدین پر اسکی ذمہ داری اور گناہ ہے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بہت دیر تک شادی نہ کرنے کا رجحان قطعی طور پر غیر اسلامی ہے۔ جس .... کئی اخلاقی خرابیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ عہدیداران جماعت اس کی طرف خاص توجہ دیں اور جماعتوں میں اسلامی روح قائم کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہ کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب اور جماعت دھیرکے چک ۳۲۲ ج ب ضلع لائل پور میں سالانہ تربیتی جلسے منعقد ہوئے۔ ہر دو جماعتوں میں اردگرد جماعتوں سے نہ صرف احمدی جماعتوں سے بلکہ غیر از جماعت بھی بکثرت شامل ہوئے۔ چنانچہ دونوں جلسوں میں حاضری بہت اچھی تھی۔ دونوں جلسوں کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ ضلع لائلپور عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مختلف تربیتی معنامین پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ ضلع لائلپور، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ مقیم گوجرہ ضلع لائلپور مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ ربوہ و مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید ربوہ نے تقاریر فرمائیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا ـــــ حاضرین جلسہ نے بفضل خدا بہت اچھا اثر لیا۔ ہر دو جلسے کامیابی سے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

گوجرہ

مورخہ ۱۸ اکتوبر جماعت احمدیہ گوجرہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد علماء سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مؤثر انداز میں روشنی ڈالی اردگرد کے احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی جلسہ میں تشریف لائے اور تقاریر سے مستفیض ہوئے خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ سوا گیارہ بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ صبح کے وقت مولوی محمد حسین صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر کی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد گوجرہ)

قادرآباد چک ۳۵ ج ب

مورخہ ۲۶ اکتوبر بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ قادرآباد کے زیر انتظام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں نظم و تلاوت کے بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر۔ مکرم مولانا محمد حسین صاحب فاضل اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل دیالگڑھی مربیان سلسلہ نے احباب سے خطاب کیا۔ یہ جلسہ پونے گیارہ بجے تک جاری رہا، گوجرہ کے خدام و اطفال اور انصاراللہ کافی تعداد میں جلسہ میں شامل ہوئے۔ جزاھم اللہ

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

احمدی جماعتوں کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر تربیتی جلسے

بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۳ و ۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء جماعت احمدیہ بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مرکز سے بھی علمائے کرام تشریف لائے۔ جن کی بلند پایہ تقاریر سے حاضرین مستفیض ہوئے پہلے دن دو اجلاس منعقد ہوئے اجلاس اوّل ۲½ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جو مکرم حافظ عبد الرشید صاحب اور مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے پڑھی۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع شیخوپورہ۔ مکرم صوفی علی محمد صاحب اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تربیتی تقاریر کیں۔ قبل مغرب اس اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس ۷ بجے شب شروع ہوا۔ جس میں تلاوت مکرم حافظ محمد عمر صاحب نے کی اور نظم صوفی علی محمد صاحب نے پڑھی۔ اسکے بعد محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے دلنشین اور مخصوص انداز میں حاضرین سے خطاب کیا۔ ان کے بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب کی تقریر پر یہ اجلاس برخاست ہوا۔

مورخہ ۴ اکتوبر کو جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی سے ہوا۔ آج کے اجلاس میں مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ احمدیہ نے اپنے قبول احمدیت کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کے لئے زریں نصائح پیش کیں آپ کے بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب کی تقریر ہوئی۔ اور پھر مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے غلبہ اسلام کے موضوع پر احباب کو اپنی تقریر سے محظوظ کیا۔

آخر میں محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم فاضل نے مؤثر انداز میں عالمانہ تقریر کی جس سے حاضرین بہت مستفید ہوئے۔ یہ جلسہ ۲½ بجے تک جاری رہا۔ اور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی بکثرت شامل ہوئے۔

گوٹھ احمدیہ پتھورو میں تربیتی جلسہ

۲۲ اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ تھرپارکر تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی جمال الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ میرپور خاص نے تقریر فرمائی۔ آپ نے احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کی تشریح کرتے ہوئے اس کے مطابق اپنی زندگیاں بنانے کی تلقین کی۔ آخر میں صاحب صدر نے بھی نماز باجماعت۔ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنا اور ہر لحاظ سے حقیقی احمدی بننے کی تلقین کی۔

(خاکسار سعید احمد ڈسپنسر پتھورو ضلع تھرپارکر سیکرٹری مال)

جماعت احمدیہ ناصرآباد میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم صدر صاحب تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے مؤثر انداز میں تربیت اولاد اصلاح و ارشاد لین دین کے معاملات میں صفائی اخوت و محبت اور جماعتی وقار کو قائم کرنے کے ضمن میں مؤثر انداز میں توجہ دلائی۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد ناصرآباد اسٹیٹ

کتھووالی و دھیرکے میں سالانہ تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو جماعت

دمہ کا علاج

۱۔ دورہ کے وقت فوری آرام کے لئے "استخار ریلیف" ٹکیاں قیمت ۲/-

۲۔ دمہ کا مستقل علاج "استخا کیور" کی دوگنی طاقت کی چار خوراکیں قیمت ۱۰/-

ڈاکٹر محمد عبد الحمید اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

کیور ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریراً مطلع فرمائیں۔ نیز واضح ہے کہ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (م۔س) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۹۰

امۃ القیوم بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۳۵ لدرگھر روڈ بازار۔ کراچی ۸۔ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ر مئی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپے ہے (3000/-)۔

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے۔

(۱) چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزن ۱/۲ ۱۵ تولہ
(ii) کانٹے ۲ جوڑے وزن ۴ تولہ
(iii) انگوٹھیاں ۳ عدد وزن ۱/۲ ۱ تولہ
(iiii) ہار ۲ عدد وزن ۱۲ تولہ
(v) بالیاں ۱ جوڑی وزن ۱/۲ تولہ
(vi) لاکٹ ۱ عدد وزن ۱/۲ ۲ تولہ

جملہ وزن ۱/۲ ۲۶ تولہ

قیمت ۴۳۵۰/- روپے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کر دوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۶ مئی ۱۹۶۷ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرط اول ۸/- روپے)

الامۃ:۔ امۃ القیوم بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد: غلام احمد ولد چوہدری حیات محمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۹۹۱

میں عطیہ ماجدہ زوجہ سید محمود احمد شاہ قوم سادات پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۵۵/۳ ڈرگ کالونی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳۔ اپریل ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپے ہے۔

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:

(i) چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۱/۲ ۲ تولے
(ii) بالیاں طلائی ۱ جوڑی وزن ۱/۲ تولے
(iii) انگوٹھی ایک عدد وزن ۳/۴ تولے

جملہ وزن ۱/۲ ۳ تولہ مالیتی ۴۰۰/- روپے

(iv) ہار نقرئی ایک عدد وزنی ۱/۲ ۲ تولے
(v) جھمکے نقرئی ایک جوڑی ۱/۲ تولے
(vi) کلپ نقرئی ایک عدد ۱/۴ تولے
(vii) بالا پن ایک عدد ۱/۴ تولے
(viii) انگوٹھی ایک عدد ۱/۴ تولے

جملہ وزن ۳/۴ ۳ تولے مالیتی ۶۳/- روپے،

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

شرط اول ۳/- روپے)

الامۃ: عطیہ ماجدہ بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد: عبد الشکور اسلم نائب سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ ڈویژن جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۸۹۹۲

رضیہ سلطانہ زوجہ وسیم احمد صاحب ناصر قوم سادات پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ۹۵۵/۳ ڈرگ کالونی ڈاک خانہ کراچی ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر اپریل ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپے ہے

(۲) میرا زیور تفصیل ذیل ہے۔

(۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ
(۲) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۱/۴ تولہ

جملہ وزن ۱۰ ماشے۔ جس کی قیمت ۱۰۰/- روپے

اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میں ایک سکول میں معلمہ ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ، مبلغ ۱۵۵/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

شرط اول۔ (۴/- روپے)

الامۃ: رضیہ سلطانہ بقلم خود

گواہ شد: عبد الشکور اسلم نائب سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ ڈویژن۔ جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

ھ ۱۷/ ۱

تبخیر معدہ کے لئے مفید و مجرب دوا

راحت جان

قیمت فی شیشی ——— چار روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳

معجونِ نوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والا مفید و مجرب نسخہ
قیمت مکمل کورس ۲۵ یوم ۵/- روپے۔

معجون کہربا

ماہواری ایام کثرت سے آنا اس کے لئے مفید و مجرب نسخہ
قیمت مکمل کورس ۲۵ یوم ۵/- روپے

سفوفِ جند

ماہواری ایام رک رک اور تکلیف سے آنا اس کے لئے مفید ہے قیمت مکمل کورس ۲۵ یوم ۴/- روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اعلانِ نکاح

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب منیجر انچارج کنال ڈسپنسری قلعہ رام کور ضلع گوجرانوالہ ابن مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کا نکاح عزیزہ ودرجہاں بیگم بنت شیخ عبد اللطیف صاحب حافظ آباد سے مکرم مولوی غلام احمد صاحب نے مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر ہومیوپیتھک ایس اے بی ہو۔ حافظ آباد

جب کوئی شخص سچی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ صرف گناہ ہی معاف نہیں کرتا بلکہ

گناہ کی یاد بھی مٹا دیتا ہے تا نفس میں شرمندگی نہ رہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ عنکبوت کی آیت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں جزائے نیک کے بارہ میں اسلام کا یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص سچی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ صرف گناہ کو ہی معاف نہیں کرتا بلکہ گناہ کی یاد بھی مٹا دیتا ہے۔ یعنی جو لوگ گناہ سے واقف ہوتے ہیں مثلاً خود گناہ گار کا اپنا وجود ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوسروں کے ذہن سے اس گناہ کی یاد کو مٹا دیتا ہے اور بدی کے نقش کو یا تو دھندلا کر دیتا ہے یا اسے بالکل محو کر دیتا ہے تا نفس میں شرمندگی نہ رہے اور نیکی کا جذبہ غالب آجائے چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی وہ لوگ جو سچے ایمان لائے ہیں اور اپنے ایمان کے مطابق انہوں نے عمل کئے ہیں ہم ان کے گناہوں کو مٹا دیں گے اور ان کے اعمال میں سے بہترین اعمال کے مطابق ان سے سلوک کریں گے۔ اس جگہ مٹا دینے سے مراد ان کا فراموش کر دینا ہی ہے۔ کیونکہ جب عمل صالح کرنے والے اور کامل ایمان والوں کا ذکر ہو تو مٹا دینے کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ گناہ کی عادت چھوٹ جائے گی۔ کیونکہ ایسا شخص عمل نیک تو پہلے ہی کرنے لگ گیا ہے۔ پس اس جگہ مٹانے سے مراد ان کا فراموش کر دینا ہی ہے تاکہ ان کی عزت پر کوئی حرف باقی نہ رہے لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانی اعمال کی جزا دیتے وقت اس کی کمزوریوں پر انعام کی بنیاد نہیں رکھے گا۔ بلکہ اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ حالت پر اس کی بنیاد رکھے گا

اس دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بدلہ دیتے وقت انسان کی کمزوریوں کا خیال رکھا جاتا ہے یعنی یہ دیکھا جاتا ہے کہ عام طور پر اس سے کس قسم کے اعمال کا ظہور ہوا ہے جسے قاعدہ اوسط کہا جاتا ہے۔ دنیا کی تمام جزا اس اوسط کے قاعدہ پر مبنی ہے حتیٰ کہ حکومتیں پنشن دیتے وقت بھی قاعدہ اوسط سے کام لیتی ہیں۔ اور یہ دیکھتی ہیں کہ تین سال کی تنخواہ کا اوسط کیا ہے۔ پھر اس اوسط کے مطابق پنشن دیتی ہیں۔ مگر اگر کوئی شخص پنشن کے وقت سے تین سال پہلے تین سو روپیہ تنخواہ لیتا تھا۔ دو سال پہلے چار سو روپیہ اور آخری سال میں پانچ سو تو وہ اسے دو سو پنشن دے گی جو چار سو کا نصف بنتا ہے نہ کہ اڑھائی سو جو اس کی آخری تنخواہ کا نصف ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ مالک یوم الدین ہے اس کے انعام سے دوسروں کا حق نہیں مارا جاتا۔ اور وہ جو کچھ دیتا ہے اپنی ملکیت سے دیتا ہے۔ اس نے جزائے نیک کے بارہ میں دنیا کے اس قاعدہ کے خلاف یہ قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ جو شخص مرتے ہوئے نیک ہو۔ اور ایمان پر جان دے اس کا درجہ وہ نہیں سمجھا جائے گا۔ جو موت کے وقت اسے حاصل تھا بلکہ اس کا وہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ سمجھا جائے گا جو اس کی زندگی میں کسی وقت اسے حاصل ہوا ہو مثلاً فرض کرو نیکی کے دس درجے ہیں اور ایک شخص مرتے ہوئے ساتویں درجہ پر تھا۔ لیکن دو چار سال پہلے اُسے آٹھواں یا نواں درجہ حاصل تھا۔ پھر کسی جسمانی یا دماغی کمزوری کی وجہ سے اس کی نیکی کا درجہ گر گیا۔ اور دین کی خدمت کا اسے اس قدر موقعہ نہ ملا جو اس سے پہلے ملا کرتا تھا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ موت کے وقت کے درجہ پر فائز نہ کرے گا۔ بلکہ اسے اس درجہ میں رکھے گا جو اُسے پہلے حاصل تھا اور جو سب سے اعلیٰ تھا۔ غرض انسان کو جزا دیتے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے گا کہ اپنی زندگی میں کس اعلیٰ سے اعلیٰ مقام کو یہ پہنچ چکا ہے اور بعد کے تغیرات کو نظرانداز کر کے اس اعلیٰ درجہ کے مطابق اس سے سلوک کیا جائے گا"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۸۰، ۲۸۱)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

یمن کی فوج نے صدر سلال کی حکومت کا تختہ الٹ دیا

عدن ۶؍ نومبر۔ یمن میں صدر عبداللہ سلال کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے اور فوج نے اقتدار پر قبضہ کر کے نظم و نسق سنبھال لیا ہے۔ ریڈیو صنعا کے ایک اعلان کے مطابق انقلابی حکومت نے ملک میں ۲۴ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ اور دارالحکومت کا ہوائی اڈہ اور بندرگاہ غیر معین مدت کے لئے بند کر دی گئی ہیں۔ صدر سلال ان دنوں مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے دورے پر گئے ہوئے ہیں اور اس وقت عراق کے دارالحکومت بغداد میں ہیں۔ وہ یہاں سے روس کے سوشلسٹ انقلاب کی پچاسویں سالگرہ کی تقریبات میں شرکت کے لئے ماسکو جانے والے تھے یمن میں انقلاب کی خبر ریڈیو نے تمام پروگرام روک کر نشر کی اور اس کے بعد انقلاب کے حق میں پیغامات پڑھ کر سنائے۔ ابتدائی اطلاعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ انقلاب برپا کرنے والے صدر ناصر کے پرجوش حامی ہیں۔

اسرائیل کی طرف سے اردن اور شام کے علاقوں پر گولہ باری

عمان ۶؍ نومبر۔ دریائے اردن کے مغربی کنارے پر متعین اسرائیلی فوجوں نے دریا کے مشرقی کنارے پر واقع متعدد اردنی دیہات پر گولہ باری کی۔ اسرائیلی فوجوں نے اس جارحانہ کارروائی کے دوران ٹینک توپیں اور اور توپخانہ استعمال کیا اس کے جواب میں اردن نے بھی توپوں کے دہانے کھول دیئے اور جوابی گولہ باری شروع کر دی۔ آخری اطلاعات آنے تک دونوں طرف سے گولہ باری جاری تھی۔

امریکہ ۱۹۶۹ء میں انسان کو چاند پر اتار دے گا

کیپ کینیڈی ۶؍ نومبر۔ توقع ہے کہ امریکہ ۱۹۶۹ء کے آخر تک چاند پر انسان کو اتار دے گا۔ امریکی خلائی ادارہ کے ایک اعلیٰ افسر ڈاکٹر جارج ملر نے بتایا ہے کہ اس منصوبے کے سلسلے میں جو "اپالو" نامی راکٹ چاند کی طرف بھیجا جائے گا۔ اس میں تین خلاباز سوار ہوں گے۔ ان میں سے دو چاند پر اتریں گے۔ اور پھر واپس زمین پر آجائیں گے۔

روس بیرونی خلا سے زمین پر بم پھینکنے کا تجربہ کرنے والا ہے۔

لندن ۶؍ نومبر۔ برطانوی خلائی ماہر مسٹر کینتھ ڈبلیو گیٹ لینڈ نے کہا ہے کہ روس بیرونی خلا سے کرہ ارض پر بم پھینکنے کا تجربہ کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس نے ان دنوں جو مصنوعی سیارے کاسموس خلا میں بھیجے ہیں وہ اس تجربہ کی ایک اہم کڑی ہیں۔ مسٹر کینتھ نے جو برطانیہ کی انٹر پلینٹری سوسائٹی کے نائب صدر ہیں ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ مسٹر گیٹ لینڈ نے بتایا کہ روس یہ بم گزشتہ پانچ سال سے تیار کر رہا ہے۔

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم صفی اللہ خان نے امسال ایم ایس سی۔ (کیمسٹری) کا امتحان پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۲۳۷ نمبر لے کر پاس کیا ہے اور یونیورسٹی بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(چوہدری عطاء اللہ خان ربوہ)